

تمہارے ساتھ تمہارا خاوند تھا۔ ماسٹر فضلی کا بیٹا۔ وہ اس وقت تمہارا چچا اسی لگ رہا تھا۔ (یکدم کروٹ لے کر) In the First place, why did you

marry him.

یہ بات مجھے تمہیں کتنی بار بتانا پڑے گی۔

ہوٹل کی چھت تلے پہلی بار۔

ماسٹر کے گھر میں جایا کرتی تھی۔ حالانکہ میرے ابا مجھے کسی کے گھر جانے نہیں دیتے تھے..... پر میں چھوٹی ماں سے پوچھ کر ماسٹر فضلی کا گانا سننے جاتی تھی۔ وہ بھی کبھی کبھی مجھے اپنے ساتھ گانے کو کہتے تھے..... پھر اچانک ایک رات مجھے خبر ملی کہ ان کے بیٹے فیروز نے زہر کھا لیا ہے۔

تم چوری چوری ہسپتال پہنچیں اور فیروز کو مرنے سے بچایا۔

(سوپراپوز۔ ستارہ اور فیروز کسی سنوڈیو کے آگے برآمدے میں کھڑے ہیں۔ افطار

سیڑھیاں چڑھ کر اوپر برآمدے میں جاتا ہے۔ ڈائلاگ سوپراپوز۔)

افطار خدا کی قسم مجھ میں ذرا Pridel نہیں ہے۔ تم ایک بار مجھے فون کر لینے دو۔ میں خود اسے سب کچھ Explain کر دوں گی۔ دیکھو ناں کہیں یہ نہ ہو کہ وہ سمجھے میں اسے Defy کر رہی ہوں۔

تم کو اس زہر کے واقعے سے پہلے فیروز سے محبت تھی.....؟

تم کو فیروز کی پڑی ہے۔ خدا کے لیے افطار اتنی ضد نہ کرو۔ مجھے ایک بار فون کر لینے دو۔

جب تک موتی سمندر کی تہہ میں ہوتا ہے۔ کیسی سردھڑکی بازی لگا کر انسان اس تک پہنچتا ہے۔ جب یہی موتی جوہری کی دکان پر آتا ہے تو داؤ کم قیمت ہو جاتا ہے۔ صرف جیب پر بوجھ پڑتا ہے لیکن خریدنے کے بعد یہ کبھی دراز میں بند رہتا ہے۔ کبھی لاکر میں، کبھی سنک پر بھول جاتے ہیں اسے، کبھی سرہانے تلے.....

خدا کے لیے یہ فلسفے کا وقت نہیں ہے۔

میں جانتا ہوں کس چیز کا وقت ہے۔

ستارہ: کس چیز کا؟

افتخار: You need a good thrashing افسوس یہاں ہوٹل میں ہو ورنہ میں

تمہیں سیدھی کر دیتا۔ بے وقوف، احمق، گدھی عورت۔ تمہارا خیال ہے اگر وہ تم سے محبت کرتا، تھوڑی سی بھی تو وہ یوں رہ سکتا تھا تعلق۔ میں تم سے ذرا محبت نہیں کرتا، تب بھی میں تمہاری مصیبت پر تلملا جاتا ہوں۔ خدا کے لیے اس کے پیچھے مت بھاگو۔ اسے خود ایک بار Resolver کر لینے دو کہ وہ کیا چاہتا ہے؟

ستارہ: میں کسی قیمت پر کسی طور پر اس سے علیحدہ نہیں رہ سکتی۔ کبھی بھی ہو میں اس کے پاس رہوں گی ہمیشہ ہمیشہ۔

افتخار: تو اسے فون کرو۔ معافی مانگو۔ واپس چلی جاؤ۔ پھر چھ مہینے کے بعد اس سے دو گنی ذلت کے ساتھ باہر آجانا۔ رفتہ رفتہ ٹشل کاک کی طرح کبھی تم اس کے کورٹ میں ہو گی، کبھی میرے کورٹ میں اور دو چار سال کے اندر ہم تمہیں مل کر گنجی کبوتری بنادیں گے۔

(اس وقت ہوٹل کا بیرا بڑی ٹرائی لے کر آتا ہے اس پر کھانا لگا ہے۔)

خانساں: سر وہ کھانا لگا دیا ہے۔

افتخار: میرے لیے پراٹھا پکایا ہے؟

خانساں: جی سر۔

ستارہ: اس وقت کھانا؟

افتخار: میرے جیسے ذہن آدمی کا ذہن زیادہ کام کرتا ہے۔ میری Calories کم سے

زیادہ Burn کرتی ہیں، چلو۔

بیرا: وہ سر نیچے غوری صاحب انتظار کر رہے ہیں آپ کالابی میں۔

ستارہ: اس وقت؟

بیرا: جی وہ کہہ رہے ہیں، ضروری کام ہے۔

افتخار: کچھ ٹھنڈا وغیرہ Offer کروا نہیں۔

بیرا: کافی دی ہے سر۔

گڈ بوائے۔

(پیراجاتا ہے۔ دروازہ اپنے پیچھے مودب طریقے سے بند کرتا ہے۔)

ساری زندگی، ساری عمر مجھے کسی نے اپنی مرضی نہیں کرنے دی افتخار۔ جہاں میں جاتی ہوں، جہاں رہتی ہوں وہاں ہمیشہ دوسرے لوگوں کی مرضی مجھ سے طاقتور ہوتی ہے۔

میں تمہارا مالک نہیں ہوں۔ اٹھاؤ فون اور کرو اس Exploiter کو فون اسی وقت..... لیکن اگر اس نے تمہاری بے عزتی کی تو خدا قسم I will break his

Skull.

(ستارہ فون نہر ملاتی ہے)

میں ذرا غوری صاحب کا تیلپانچہ کر لوں اتنی دیر میں (جاتا ہے)

سکندر۔ سکندر سنو۔ دیکھو میری بات سنو۔ میں ستارہ بول رہی ہوں۔ خدا کے لیے فون بند نہ کرنا۔

(دوسری طرف فون سکندر اٹھاتا ہے۔ سنتا ہے، پھر ساتھ بیٹھی ہوئی عاشی کے کانوں کے ساتھ لگاتا ہے۔)

(مجھے تھوڑا سا وقت دو..... مجھے (یکدم فون کو دیکھتی ہے جیسے دوسری طرف فون کسی نے

بند کر دیا ہو۔ پھر آہستہ سے کہتی ہے) سکندر۔ سکندر

فون رکھتی ہے اور زانو پر سر رکھ کر سسکیاں بھرنے لگتی ہے۔)

کٹ

سین 8 ان ڈور (لابی) رات کا وقت

(غوری صاحب فلمی دنیا کے بڑے دھنڑ خان ہیں۔ وہ اپنی تعلیم، تجربے اور بیرونی ممالک کی سیاحت کی بدولت فلمی دنیا کے چھٹ بھیسوں کو مرعوب کرتے ہیں۔ منہ میں پاپ ہوتا

ہے اور دھوئیں کے مرغولے چھوڑنے کے عادی ہیں۔ یہ ایسے ڈائریکٹر ہیں جو فلمیں تو کم بناتے ہیں لیکن ان کی گفتگو کی وجہ سے فلمی دنیا میں تہلکہ بہت ہے۔ اس وقت افتخار اور وہ دونوں ڈرائنگ روم میں بیٹھے ہیں۔ کافی سامنے دھری ہے۔

غوری: میں آپ کو رات کے وقت تکلیف نہ دیتا لیکن کل میں اسلام آباد جا رہا ہوں۔ سٹیٹ فلم اتھارٹی والوں کے ساتھ ایک میٹنگ ہے۔ کچھ Ideas ہیں۔ کچھ Plans Discuss کرنے ہیں، کچھ پروڈیوسروں کے Problems ہیں۔ آپ کی ہمت ہے غوری صاحب ورنہ ہم لوگ تو بس ایسے پھنتے ہیں کہ شو بھل کے علاوہ اور کسی کام کا وقت ہی نہیں ملتا۔ بادام لیجئے۔ Roasted ہیں۔

غوری: نو تھینک یو۔

(اب باقی وقت افتخار بادام اٹھا اٹھا کر خود کھاتا رہتا ہے)

غوری: سویڈن میں بھی سب لوگ میرے Creative Force پر حیران ہوتے ہیں۔ انگمار برگمن نے تو میرا Galloping Horse رکھا ہوا تھا۔

افتخار: کیا بات ہے جی برگمن کی آپ نے (Stawberries) دیکھی؟

غوری: میں ساتھ تھا اس کے کے۔ وہ جو Famous Scene ہے Duel والا میں نے arrange کر کے دیا تھا۔ برگمن سارے سین کو Long میں ٹریٹ کرنا چاہتا تھا (ہاتھوں کی فریم بنا کر) میں نے جائزہ لیا اور کہا اس سے برگمن سے۔

Mid میں ٹریٹ کر دیا میں ورنہ سارا Effect تباہ ہو جائے گا۔

افتخار: آپ کی کیا بات ہے غوری صاحب۔

غوری: یہاں بھی ویسی فلمیں بن سکتی ہیں ہمارے پاس Talent ہے Ideas ہیں محنت نہیں ہے۔ میں نے نیف ڈیک کی میٹنگ میں مرید صاحب سے صاف صاف کہا تھا کہ آپ ہمیں Talented آدمی دیں، ہم آپ کو آرٹ موویز دیں گے۔

افتخار: Idea کی بھی کچھ کمی لگتی ہے غوری صاحب۔ میرا خیال ہے ہم آج تک وہی ایک پرانی Stereotype کہانی بنا رہے ہیں۔

غوری: آپ میرا Ideal سنیں جس کے لیے میں حاضر ہوا ہوں۔ جب آپ Idea سنیں

گے تو آپ خود کہیں گے، میں اس میں کام کروں گا۔ آپ دیکھیں گے۔  
 گر بجو ایٹ ایوارڈ لے گی۔ کوئی مشکل کام نہیں ہے، صرف ارادہ چاہیے۔  
 انشاء اللہ۔ انشاء اللہ۔ بڑے نرم بادام ہیں، پلیز ٹرائے کریں۔

نوحہ: میرا خیال ہے کہ میں Split Personality پر فلم بناؤں گا۔ ہیرو  
 ایک نیک دل، محنتی جوان ہے لیکن چلتے چلتے اچانک کسی Noise کی  
 Frequency سے اس کی پرسنلٹی بدل جاتی ہے، وہ شرابی، جوئے باز.....  
 اوباش آدمی بن جاتا ہے اور اپنی بیوی کو مار دیتا ہے۔

افتخار: Wonderful!.....

(اس وقت ستارہ اوپر سے اترتی آتی ہے۔ وہ مڑ کر اندر کی طرف چلی جاتی ہے۔ جیسے  
 ڈاننگ ہال کی طرف گئی ہو۔)

غوری: یہ میڈم ستارہ نہیں ہیں؟

افتخار: جی وہی ہیں۔

غوری: یہ تو بلبل پاکستان ہیں۔

افتخار: (سراشتاب میں ہلاتا ہے)

غوری: یہ ہوٹل میں ہیں آج کل۔ سنا ہے کوٹھی بنالی تھی اپنی۔

(یہاں پر غوری کے چہرے پر شیطنیت ہے۔ افتخار اس کی طرف معصومیت سے دیکھتا  
 ہے۔)

کٹ

سین 9 آؤٹ ڈور شام کا وقت

(ایک چھوٹا سا تباہ حال مزار۔ آپ اسے کسی ہیرونی جگہ پر قلمنا چاہیں تو آپ کی مرضی  
 ہے۔ اگر سنوڈیو میں مزار بنانا چاہیں تو بھی آپ کی Discetion ہے لیکن مزار پر انا ہونا  
 چاہیے۔ اباجی مزار پر دیا جلا کر رکھتے ہیں۔ پھر اپنی پگڑی اتار کر مزار کی لوح پر رکھ کر نیچے

بیٹھے ہیں اور ہاتھ جوڑ کر گاتے ہیں۔)

(گانے کے آخر تک چھل چھل آنسو ان کی آنکھوں سے برستے ہیں۔)

”گیت“

مورے خواجہ

غریب نوا جا

اتنی عرج سنو واری

بنی کرت میں تمہاری

پل پل روپ میں بدلوں کیسے؟

اس چننا نے ہاری

مورے راجہ

غریب نوا جا

(صرف ایک دیامزار پر روشن ہے)

(آہستہ آہستہ کیمرہ باپ کی طرف بڑھتا جاتا ہے۔ آخر میں سکرین پر صرف اس کی

آنکھیں رہ جاتی ہیں۔ گیت جاری رہتا ہے۔)

فیڈ آؤٹ

# قسط نمبر (8)

## کردار

ستاره

سکندر

افتخار

عاشی

چوکیدار

مالی کی لڑکی

جمیلہ

غوری صاحب

اباجی (ماسٹر فضلی)

آپاراشدہ

گمینہ

(ہم اباجی کو مزار پر گاتے ہوئے دکھاتے ہیں۔ اس گانے کے دوران اگر ممکن ہو تو اسی چلتی تصویر پر ستارہ آپا، عاصم اور نگینہ کے چہرے سپر امپوز ہوتے ہیں جس سے یہ تاثر ہو کہ باپ ان بچوں کی خاطر جانے کون کون سے روپ دھارتا ہے۔)  
ٹائٹل ختم ہوتا ہے۔

کٹ

## سین 1 ان ڈور (ہوٹل) دن کا وقت

(ستارہ مکمل طور پر نروس بریک ڈاؤن کا شکار ہے۔)

افتخار بہت متفکر ہے۔ اب جو وہ ہسانے کی باتیں کرتا ہے لیکن ستارہ پر اثر نہیں ہوتا۔ وہ ستارے کے لیے بہت متوحش ہے اور اس وقت وہ برف کی پٹیاں ستارہ کے ماتھے پر رکھتا ہے۔ افتخار منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر ستارہ پر دم کرتا ہے۔ ستارہ آہستہ آہستہ آنکھیں کھولتی ہے)

ستارہ: میں کتنی دیر سوئی ہوں افتخار؟

افتخار: چپ چاپ بڑی رہو اور بکو اس کرنے کی کوشش مت کرنا۔

ستارہ: تم بڑے اچھے ہو افتخار۔

افتخار: یہ بہت پرانا Topic ہے۔ بعد میں بھی ڈسکس ہو سکتا ہے۔ Shut your

eyes.

(ستارہ آنکھیں بند کرتی ہے)

ستارہ: تم یہ کیا کر رہے ہو؟

افتخار: تمہارا بخار تیز ہو گیا ہے۔ پھر سے برف کی پٹیاں لگا رہا ہوں اور تمہاری جان کو رو

رہا ہوں۔ تم نے پکڑ کر میرا سارا شوٹنگ شیڈول تباہ کر دیا ہے۔ سیٹ پر ڈائریکٹر غوری میری جان کو رو رہے ہوں گے۔



میں نے خواب میں اباجی کو دیکھا افتخار۔

ستارہ:

ابا۔ جی۔ no۔ or اباجی۔ تم چپ رہو اب۔ ہو نکل بیمار پڑنے کی جگہ نہیں ہے۔  
وہ مجھے تلاش کر رہے تھے۔ بڑے اونچے اونچے پہاڑوں پر۔ مجھے بڑا ڈر لگا کہ کہیں وہ  
گرنہ جائیں کسی پہاڑی سے۔

افتخار:

ستارہ:

چپ کرو۔

یہ استاد بھی کیا چیز ہوتے ہیں۔ ٹوٹے کو جوڑتے ہیں۔ راستے میں بھٹکے ہوئے کو  
شاہراہ پر ڈال دیتے ہیں۔ جو کچھ جب کبھی ملتا ہے استاد کی دعا سے ملتا ہے۔ ہے  
ناں۔

افتخار:

ستارہ:

بڑی باتونی عورت ہے (دراز کھول کر Adhesive ٹیپ نکالتا ہے اور اسے قینچی  
سے کاٹتا ہے۔ یہ C.U. میں دکھائیے تاکہ Register ہو ستارہ کی آواز آتی رہتی  
ہے۔

افتخار:

استاد ہی سمت مقرر کرتا ہے۔ وہی اجالا کرتا ہے۔ وہی سب کچھ عطا کرتا ہے؟  
استاد نہ ہو تو دین ملتا ہے نہ دنیا۔ ہے نائن؟  
منہ بند کرو۔ بکو اسی لڑکی۔

ستارہ:

افتخار:

(ستارہ منہ بند کرتی ہے۔ افتخار اس کے منہ پر ٹیپ لگاتا ہے۔ ستارہ شکایت کے انداز میں  
تلملاتی ہے۔ اس وقت مالی کی لڑکی آتی ہے۔ ہاتھ میں ایک پھول ہے۔)

لڑکی:

کیا حال ہے آپاجی کا؟

(افتخار ستارہ کے منہ سے ٹیپ اتارتا ہے۔ ستارہ چپ رہتی ہے)

لڑکی:

اب آپ کا کیا حال ہے آپاجی؟

افتخار:

جواب دے کمینٹی۔

ستارہ:

(اس سے پھول لے کر) شکریہ۔

لڑکی:

ہم سب نے مل کر کل نفل پڑھے تھے جی۔ جمیلہ چاچی میلاد کرائیں گی۔ جب آپ  
کا بخارا ترے گا۔

(افتخار پر اس بات کا اثر ہوتا ہے)

افتخار: اچھا اچھا بھاگواں آپاجی کو سونے دو۔ آنکھیں بند اور لب بند اور خاموش۔  
(جیلہ سر کے اشارے کے اثبات میں جواب دیتی ہے۔ افتخار جانے کا اشارہ کرتا ہے۔  
لڑکی جاتی ہے۔ ڈرائیور کے ساتھ آئی ہو؟)

ستارہ: مجھے یوں لگتا ہے افتخار جیسے گوشت میری ہڈیوں سے علیحدہ ہو گیا ہے۔ مجھے کنویں  
میں کہیں اندر اندر گرتے رہنے کی فیلنگ ہوتی رہتی ہے۔ آپاجی وغیرہ بڑے اچھے  
لوگ تھے۔ مجھ سے لڑتے رہتے تھے۔ پر ہمیشہ کے لیے ناراض نہیں ہوتے تھے۔  
میری ٹانگیں سو گئی ہیں افتخار دونوں۔  
(جیلہ دھو بن آتی ہے)

جیلہ: چھوڑیں سرکار میں دباؤں کی ٹانگیں۔  
ستارہ: یہ سب تو بہشت جیسا ہے افتخار۔ ایک اور بہشت نہ دیکھا ہوتا تو میرے لیے یہ  
کافی تھا۔

(جیلہ پانکٹی بیٹھتی ہے۔ افتخار ستارہ کا ماتھا چھو کر دیکھتا ہے۔ پھر جیلہ سے کہتا ہے)  
افتخار: جیلہ میں شوٹنگ پر جا رہا ہوں۔ نسیم سٹوڈیو میں فلور نمبر 2 پر۔ میں اپنا ٹیلی فون نمبر  
نذیر کو بھی اور خانساں کو بھی دے آیا ہوں۔ اگر آپاجی کی طبیعت ذرا بھی خراب  
ہو تو فوراً پہلے ڈاکٹر مسعود کو اور پھر مجھے اطلاع دینا۔  
ستارہ: تم کہاں جا رہے ہو افتخار؟

افتخار: بہت کہا غوری صاحب سے کہ میں نہیں آسکتا لیکن وہ کہتے ہیں، پھر تین مہینے عاشری  
ڈیز نہیں دے سکتی۔ فلم کو عید پر ریلیز ہونا ہے۔  
ستارہ: جلدی آ جانا۔

افتخار: گیا اور آیا۔ سوپ پلا دینا جیلہ زبردستی جیسے اپنے بچوں کے سینے پر چڑھ کر دودھ  
پلایا کرتی تھی چچی چچی۔ ان کے پاس نرس رہے گی، تم نرس کے آنے پر گھر چلی  
جانا۔

جیلہ: آپ فکر نہ کریں سرکار۔  
افتخار: گانے کی شوٹنگ ہے۔ اللہ نے چاہا تو دیر نہیں لگے گی۔ مجھے بڑی پریکٹس ہے

ہیروئن کے پیچھے بھاگنے کی  
کون سا گانا ہے افتخار؟

ستارہ: وہ..... تمہارے والا۔ پیانا نام کا دیا۔  
افتخار:

ستارہ: بڑا پرانا گانا ہے۔

افتخار: ایسے کام ہوتے ہی رہتے ہیں بیٹا۔ فلم انڈسٹری میں سات سات سال پہلے گانے

ریکارڈ ہوتے ہیں اور شوٹنگ نہیں ہو سکتی۔ اچھا خدا حافظ۔ باتیں مت کرنے دینا  
اپنی آپاجی کو۔

جیلہ: اچھا جی۔

ستارہ: کتنا کچھ بدل گیا۔ کتنا کچھ۔

(افتخار پلٹ کر)

افتخار: انسان کے پاس بدلنے کے سوائے اور کوئی چارہ نہیں ہے ستارہ۔ There is no

other choice for man.

(کیمرا ستارہ کے چہرے پر آتا ہے۔ وہ سسکیاں لیتی ہوئی عکسے میں منہ چھپاتی ہے۔)

کٹ

سین 2 آؤٹ ڈور کچھ دیر بعد

(ایک چھوٹا سا کٹ آؤٹ قسم کا سیٹ۔ اس میں افتخار فون نمبر ملانے کی کوشش کر رہا ہے)

اور جیسے دوسری طرف فون نہیں مل رہا۔ پاس چوکیدار بندوق لگائے کھڑا ہے)

افتخار: سنو بھائی میرے۔ یہ میں فون کے نیچے بڑا بڑا نسیم سٹوڈیوز کا نمبر لکھ کر جا رہا ہوں

(دکھاتا ہے) تم نے آج کو بھئی کے باہر پہرہ نہیں دینا۔ یہاں کرسی پر بیٹھے رہو۔

اگر آپاجی کی طبیعت خراب ہو تو مجھے فوراً فون کر دو۔ نسیم سٹوڈیوز۔

چوکیدار: جی سر۔

(اندروں سے دھوبیں آتی ہے)

جمیلہ: آپاجی کہہ رہی تھیں سرکار کہ آپ گاڑی آہستہ چلائیں۔

افتخار: بتا دینا کہ میں پیدل سٹوڈیوز جاؤں گا۔ انشاء اللہ۔

(جمیلہ مسکراتی ہوئی جاتی ہے)

افتخار: نذیر کو بلاؤ۔ (چوکیدار جاتا ہے۔ افتخار پھر نمبر ملاتا ہے) ہیلو..... ہیلو۔ نہیں عاشی

صاحب مجھے سکندر سے کچھ کہنا ہے۔ آپ سکندر کو بلائیں..... یہ نہانے دہانے کا

بہانہ نہیں چلے گا۔ آپ بلائیں اسے..... ورنہ مجھے گھر آنا پڑے گا اور آپ کئی

فلموں میں کام کر چکی ہیں میرے ساتھ، آپ جانتی ہی ہیں Temper میرے

بس کی بات نہیں، بلائیں اسے Get going حرامزادے کو

کٹ

سین 3 ان ڈور وہی وقت

(سکندر کا بیڈروم۔ سکندر فون اٹھائے بات کر رہا ہے۔ عاشی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے

بیٹھی میک اپ کر رہی ہے)

سکندر: جی جی..... میں سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

عاشی: (فاصلے سے) مختصر بات یہ ہے سکندر۔ مجھے دیر ہو رہی ہے۔ خدا قسم۔ اوپر سے

غوری صاحب بہت بد مزاج آدمی ہیں۔

سکندر: (C.U) دیکھئے افتخار صاحب۔ اب ستارہ میری Lialibity نہیں ہے۔ وہ خود میرا

گھر چھوڑ کر گئی تھی۔ میں نے اسے گھر سے نہیں نکالا۔

افتخار: غالباً جس گھر میں آپ رہ رہے ہیں وہ میڈم ستارہ کا ہے۔

سکندر: لیکن حسن اتفاق سے اس کی رجسٹری میرے نام کی ہے۔

عاشی: (فاصلے سے) شاباش۔ مرد کو Strong ہونا چاہیے۔

سکندر: مجھے افسوس ہے کہ وہ اتنی بیمار ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس کا نروس بریک ڈاؤن ہو گیا

ہے لیکن یقین جانیے میں اس معاملے میں اپنے آپ کو بالکل Guilty نہیں سمجھتا۔ دراصل وہ ذہنی مریضہ ہے، اسے کسی شوہر کی ضرورت نہیں، کسی Psychiatrist کی ضرورت ہے۔ (وقفہ) خوانخواہ..... خوانخواہ یعنی آپ مجھے خوانخواہ دھمکیاں دے رہے ہیں۔ بیمار وہ آپ کی وجہ سے ہوئی اور الزام آپ مجھے دے رہے ہیں۔ آپ کی ہمدردی اس کے لیے زہر ہے افتخار صاحب۔ اصلی گنہگار آپ ہیں..... عورت کو سیدھا رکھنا چاہیے سیدھا۔ خدا حافظ۔  
(فون رکھتا ہے)

ماشی: کیا کہتا تھا؟

سکندر: بکتا تھا۔ عشق جتنا آسان ہے، نبھانا مشکل ہے۔ اب بچو کو جان کے لالے پڑے ہیں۔ سانپ گلے میں لپٹ گیا ہے۔  
(دروازے کی ٹھنٹی بجتی ہے)

ماشی: یہ اب کون جو جلدی آنا سکندر..... مجھے دیر ہو رہی ہے۔ (سکندر جاتا ہے) غوری صاحب خوانخواہ پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ مشاعرے کا سین ہے۔

کٹ

سین 4 ان ڈور دن

(برآمدے کا تھوڑا سا کٹ آؤٹ ڈور قسم کا سیٹ لگا لیجئے۔ یہاں ایک ضرورت مند نوجوان جو گانے کا شوقین ہے اور اپنا نام بنانا چاہتا ہے، کھڑا ہے۔ وہ چہرے بشرے سے غریب ہی نہیں بلکہ تپ دق کا مریض بھی لگتا ہے۔ کبھی کبھی ہلکا ہلکا کھانستا ہے۔ سکندر باہر آتا ہے)

سکندر: جی فرمائیے۔

نوجوان: سلام علیکم سر۔

سکندر: وعلیکم سلام۔

(سکندر کا طریقہ ایک بیوروکریٹ کا ہے، وہ لہجے میں ایک سختی رکھتا ہے حالانکہ جو باتیں وہ کہتا ہے، سخت نہیں ہیں)

نوجوان: جی میں آپ کے پاس ایک چھوٹی سی عرض لے کر آیا تھا۔  
سکندر: دیکھئے آپ بات مختصر کریں۔ مجھے ریکارڈنگ پر جانا ہے اور میرے پاس وقت کم ہے۔

نوجوان: جی..... مجھے گانے کا شوق ہے۔

سکندر: اچھا اچھا۔ میں سمجھا تھا آپ کوئی مالی مدد وغیرہ چاہتے ہیں۔

نوجوان: نہیں جی..... میں پتوکی کارہنے والا ہوں..... میں آپ کا بہت پرانا فین ہوں سر۔

مجھے آپ کے سارے گانے آتے ہیں۔ اگر آپ میرا ٹیسٹ لینا چاہیں۔

سکندر: بھائی میرے میں آپ کا ٹیسٹ لے کر کیا کروں گا بھلا۔

نوجوان: جی میں پتوکی میں کافی فنکشنوں میں گچکا ہوں۔ پچھلے سال جب ہارس اینڈ کیٹل

شو ہوا تھا وہمارے ڈی سی صاحب نے.....

سکندر: آپ کے ڈی سی صاحب ضرور باذوق آدمی ہوں گے اور آپ ضرور پتوکی کے

عظیم آرٹسٹ ہوں گے لیکن بتائیے میں کیا کروں؟

نوجوان: جی آپ مجھے ریڈیو یا ٹیلی ویژن پر صرف ایک چانس دلا دیں سر، صرف ایک

چانس۔

سکندر: یعنی؟

نوجوان: اگر فلم میں کسی کورس میں ہی ایک موقع دے دیں، آپ دیکھیں گے سر..... میری

آواز بری نہیں..... مجھے ایک بار موقع مل جائے تو میں جلد ہی میڈم ستارہ کے

ساتھ دویت گانے لگوں گا۔

سکندر: اب تم ان کے ساتھ دویت نہیں گا سکو گے کبھی۔

نوجوان: کیوں جی؟

سکندر: اول تو وہاں تک پہنچنا مشکل ہے۔ دوسرے میڈم ستارہ نے گانا چھوڑ دیا ہے۔

نوجوان: اچھا جی کب..... میں تو ریڈیو سے ان کے گانے سنتا رہتا ہوں۔ عام طور پر.....

- سکندر: ریڈیو پر تو بیس سال پہلے کے گانے آتے رہتے ہیں۔  
 عاشی: (عاشی آتی ہے) سکندر مجھے بڑی دیر ہو گئی خدا کی قسم۔  
 نوجوان: آپ مجھے ایک رقعہ لکھ دیں سر۔ ریڈیو، ٹیلی ویژن پر سب آپ کی عزت کرتے ہیں۔  
 سکندر: اب یہ تو تمہاری زیادتی ہے۔ مجھے کیا پتہ تم میں Talent ہے کہ نہیں۔ جس طرح ہم دھکے کھا کر بنے ہیں، مصیبتیں جھیلی ہیں، ویسے ہی تم بھی کرو۔  
 نوجوان: سر جی Talent ہو بھی تو سفارش کے بغیر کام نہیں چلتا۔ آپ رفیق صاحب کے نام ایک پرزہ لکھ دیں۔  
 عاشی: دیکھئے آپ پھر کسی روز آئیں۔ اس وقت سکندر صاحب کے پاس وقت نہیں ہے۔ بڑی مجبوری ہے، آپ برانہ منائیں۔  
 نوجوان: جی میں تو پتو کی سے آیا ہوں بڑی مشکل سے۔  
 عاشی: (پرس کھول کر دس روپے کا نوٹ نکال کر) تو بھائی اب واپس چلے جاؤ۔ گھنٹے گھنٹے کے بعد بسیں جاتی ہیں پتو کی۔ آؤ چلو سکندر۔ خدا کی قسم مجھے گھر سے سیدھے چلے جانا چاہیے تھا۔ تمہارے پاس میں یونہی آئی۔  
 سکندر: اچھا جی پھر ملیں گے، خدا حافظ۔  
 (سلام کے انداز میں ہاتھ اٹھا کر جاتا ہے۔ نوجوان نوٹ دیکھتا ہے۔ پھر آہستہ سے کہتا ہے)  
 نوجوان: میں تو جی..... گانے کے شوق میں آیا تھا پتو کی سے.....  
 (اس کے چہرے کا کھوڑا پ دکھاتے ہیں جس پر گہری مایوسی چھائی ہے)

کٹ

سین 5 ان ڈور دن

(افتخار ایک سپورٹس کار میں ڈرائیور کر رہا ہے۔ اس کی ڈرائیونگ بہت خطرناک ہے اور وہ

ملتان روڈ پر جارہے ہیں۔ اس کے ساتھ ایسا Suspense Music لگائیے جس سے ظاہر ہو کہ اب حادثہ ہوا کہ مختلف زاویوں سے مختلف مقامات سے افتخار کے عکس نظر سے اسے کلوز اپ میں سٹڈی کرتے ہوئے یہ حصہ بنائیے جیسے اس پر بہت زیادہ پریشر ہو۔

کٹ

سین 6 آؤٹ ڈور دن

(غوری صاحب سیٹ پر موجود ہیں اور کیمرا مین کو ہدایات دے رہے ہیں۔ سیٹ پر لائسنس مین بیتیاں وغیرہ فٹ کر رہے ہیں۔ چل پہل ہے، سیٹ پر بھی کام ہو رہا ہے۔ سامنے دو سیٹ ہیں اور بالکل علیحدہ علیحدہ ہیں لیکن ایک بار ہی نظر آتے ہیں۔ ایسے سیٹ جو عموماً فلموں پر لگتے ہیں۔ ایک حصہ میں افتخار کا بیڈ روم ہے اور ایک کھڑکی ہے۔ پلنگ میز اور کھڑکی سیٹ غریب آدمی کا ہے۔ دوسرا عاشی کا بیڈ روم ہے، خوبصورت بیڈ، لمبی خوبصورت کھڑکی اور ڈریسنگ ٹیبل۔ دونوں سیٹ میں صرف دو دو دیواریں ہیں۔ ایک دیوار میں دروازہ ہے اور اس کے ساتھ جڑنے والی دیوار میں کھڑکی ہے۔

غوری: بھائی میرے وہ میرا Problem ہے۔

کیمرا مین: سر Jump ضرور آئے گا۔

غوری: Editing میں ایک مونڈاج لگائیں گے۔ اس جگہ (اس وقت افتخار منہ رومال سے پونچھتا اندر آتا ہے۔ (غوری فاصلے سے) آپ کا ہی انتظار ہو رہا ہے افتخار آجے

آئیے۔ How is madam?

افتخار: ایسے ہی ہے جی ابھی تو۔

غوری: (پاس آکر) خیر اس وقت تو ان سے یہ بات نہیں کہی جاسکتی لیکن (کندھے پر ہاتھ رکھ کر) افتخار تم ذرا ان کی طبیعت ٹھیک ہو تو عرض کرنا۔ تین گانے ان کے ہو

چکے ہیں۔ اگر وہ چار گانے اور گادیں تو میں بڑی ذلت سے بچ جاؤں گا۔

افتخار: کہوں گا، کہوں گا لیکن وہ مانیں گی نہیں۔



غوری: کمال ہے۔ آپ کی بات مانیں گی۔  
 افتخار: میں جلدی جانا چاہتا ہوں غوری صاحب۔  
 غوری: آپ پر Depend کرتا ہے سب کچھ۔ میک اپ کریں، آئیں۔

We are ready for shooting

(افتخار جاتا ہے۔ غوری کیمرہ کے View Finder میں آنکھ لگا کر دیکھتا ہے۔ پھر ہاتھوں کی فریم بنا کر منظر کو جانچتا ہے۔ پھر کیمرے کو ذرا Move کرتا ہے۔ پھر پاپ کا دھواں چھوڑ کر لمبی سانس بھرتا ہے۔ جیسے مطمئن نہ ہو۔)

کٹ

سین 7 ان ڈور کچھ لمحے بعد

(میک اپ روم:- اس وقت افتخار کے چہرے پر مونچھیں ہیں اور میک اپ مین آخری مرحلوں میں اس کا میک اپ کر رہا ہے۔ پاس والی کرسی پر عاشی بیٹھی ہے۔ وہ بہت مازن قسم کا فلمی لباس پہنے ہوئے ہے اور میک اپ مین اس کے میک اپ کے آخری مرحلوں میں ہے۔ افتخار کنکھیوں سے عاشی کی طرف دیکھتا ہے۔ عاشی لا تعلقی سے آنکھوں کا میک اپ کروا رہی ہے۔ جیب میں سے چابیاں نکال کر اپنے میک اپ مین کو دیتا ہے۔)

افتخار: یار تکلیف معاف میری کار کی ڈکی میں سے ذرا میری سگریٹیں تو منگوا دو۔ معاف کرنا۔

میک اپ مین: نہیں کوئی بات نہیں سرجی۔ (جاتا ہے)

افتخار: میں تو تیار ہو گیا ہوں۔ آپ کو کتنی دیر ہے؟

عاشی: (بڑے تکلف سے جواب دیتی ہے) کچھ ہے ہی دیر ابھی۔

افتخار: (بہانے کے ساتھ) یعقوب تمہیں غوری صاحب بلارہے تھے۔

یعقوب: اچھا جی، ابھی گیا۔

عاشی: تم کام کرو اپنا۔ آگے ہی بہت دیر ہو گئی ہے۔

افتخار: انہیں Payment کرنی ہے شاید۔

یعقوب: میڈم میں ابھی آیا۔ معاف کرنا جی یہ Payment کی بڑی بک بک ہوتی ہے۔  
عاشی: تھوڑا سا تو کام رہ گیا ہے یعقوب۔

یعقوب: بس جی گیا اور آیا۔ پھر غوری صاحب شوٹنگ میں مصروف ہو جائیں گے۔ مجھے پتہ ہے ان کی عادت کا۔ ابھی آیا جی۔

(اب عاشی اپنی کرسی قدرے موڑ کر افتخار کی طرف پیٹھ کرتی ہے۔ افتخار اپنی کرسی سے اتر کر پچھلی طرف سے ہو کر عاشی کے سامنے آتا ہے)

افتخار: عاشی مجھے تم سے ایک Request کرنی ہے۔  
عاشی: جی فرمائیے۔

افتخار: تم کسی نہ کسی طرح آج سکندر کو میرے ساتھ ہوٹل بھیجو گی۔ اگر تمہیں کسی گڑبڑ کا خیال ہو تو تم خود ساتھ چلی آنا۔ آدھے گھنٹے کے لیے۔  
عاشی: مجھے کیا مصیبت پڑی ہے آنے کی۔

افتخار: ستارہ مر گئی تو میرا تمہارا نہیں سارے پاکستان کا نقصان ہوگا ایسی آرٹ سے۔ ملک بنتا ہے، عزت ملتی ہے مفت کی ہم سب کو۔ وہ تاج محل ہے پاکستان کا۔  
عاشی: سکندر صاحب کوئی میرے پابند نہیں ہیں۔ وہ اپنے گھر میں رہتے ہیں۔ میں اپنے گھر میں، ہم دونوں آزاد ہیں۔ آپ ان سے کہیں۔

افتخار: جی جی جی..... اور کوئی پل آپ کا ایک دوسرے کے بغیر نہیں کٹتا۔  
عاشی: افتخار صاحب میں جس قدر نرمی سے بات کرتی ہوں، آپ اسی قدر بکھرتے جا رہے ہیں۔

افتخار: میں منت کر رہا ہوں آرٹ کے نام پر، آرٹسٹ کے نام پر..... یہ بڑی گہری جھیل ہے۔ یہاں تکاز زندگی بچا سکتا ہے اور ایک چھوٹا سا غوطہ لے ڈیتا ہے۔ آپ تو خود اس پروفیشن میں ہیں۔ آپ کو کیا معلوم نہیں کہ ہم لوگ..... ہم سب کیسی کیسی موت سے مرتے ہیں؟ ہمارے تعاقب میں کیا کچھ ہوتا ہے؟ آپ کو معلوم نہیں۔  
عاشی: اچھا جی اب چلیں۔ یہ یعقوب صاحب تو جانے کہاں مر گئے؟

(افتخار اس کی کرسی کے دونوں بازوؤں پر ہاتھ رکھ کر اس کا راستہ بند کرتا ہے)۔  
 افتخار: صرف ایک بار سکندر کو بھیج دو۔ میں وعدہ کرتا ہوں میں، میں سکندر کو صحیح سالم  
 Un Touched واپس بھیج دوں گا۔

عاشی: (غصے سے) آپ بازو ہٹائیں پلیز۔  
 افتخار: تم میں اور سکندر انڈسٹری کے وہ لوگ ہیں۔ عاشی وہ کمینے، گھٹیا، حرام خور لوگ ہیں  
 جن کو Chance نے بنایا ہے اور ہم اسے اپنی لیاقت، اپنی قابلیت، اپنے  
 Talent سے منسوب کرتے ہیں۔ ہماری وجہ سے ساری فلم انڈسٹری بدنام  
 ہوتی ہے۔ ہمارے گھٹیا پن کی وجہ سے۔

عاشی: افتخار صاحب میں بہت برداشت کر چکی ہوں۔  
 افتخار: وہ مر رہی ہے..... سکندر کی منکوحہ بیوی۔

عاشی: (ہنس کر) ایسی بیویوں سے خدا بچائے۔ انڈسٹری ایسی بیویوں سے بھر پڑا ہے۔  
 افتخار: تم کو سکندر سے محبت نہیں ہے۔ اگر تمہیں اس سے محبت ہوتی تو عاشی تو تمہیں  
 ضرور اس کی پہلی محبت کا بھی پاس ہوتا۔ تم صرف ستارہ کے ساتھ دن اپ  
 (one Up) ہونا چاہتی ہو۔ تم ایسی عورت ہو جو اپنے سے خوبصورت اپنے سے  
 ذہین اپنے سے زیادہ قابل کسی اور عورت کو برداشت نہیں کر سکتی۔ You are  
 not a woman but low lying bitch.

(عاشی زور سے افتخار کے منہ پر طمانچہ مارتی ہے۔ افتخار اسے گردن سے پکڑ لیتا ہے)  
 افتخار: تم جیسی عورت کے مر جانے سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ نہ انڈسٹری میں، نہ زندگی  
 میں..... برساتی کیڑے.....

(اس وقت سکندر اندر آتا ہے۔ وہ افتخار کو پیچھے سے پکڑ کر علیحدہ کرتا ہے۔ افتخار مڑتے ہی  
 سکندر کے جڑے پر مکہ مارتا ہے اور باہر نکل جاتا ہے۔ عاشی منہ چھپا کر رونے لگتی ہے۔  
 سکندر ہکا بکا اس کا منہ تکتا ہے)

سین 8 ان ڈور۔ سیٹ پر کچھ دیر بعد

(غوری صاحب کا سیٹ۔ دونوں بیڈ اندھیرے میں ہیں۔ ایک پلنگ پر افتخار لینا سگریٹ پی رہا ہے۔ عاشی اس وقت پلنگ پر اوئندھی لپٹی ہوئی سسکیاں بھر رہی ہے)  
 غوری: Wonderful عاشی ونڈر فل۔ کوئٹ..... لائٹز آن۔  
 (سیٹ پر خاموشی ہوتی ہے)

(ایک دم دونوں سیٹ فل لائٹ میں آجاتے ہیں)  
 غوری: Play back on کریں۔  
 (کلیپ بوائے سامنے آکر کلیپ کرتا ہے۔)

(کلیپ۔ کلیپ دن Take one پیام نام کا دیا میوزک شروع ہوتا ہے۔ افتخار سگریٹ کا دھواں چھوڑتا ہے اور پھر کھڑکی میں جا کر کھڑا ہوتا ہے۔ غم اور شکستگی کے تاثرات چہرے پر لاتا ہے اور گاتا ہے۔ پھر کمرہ عاشی پر آتا ہے، وہ سسکیاں بھرتی کھڑکی تک جاتی ہے اور گانا گاتی ہے۔ اس کے بعد Cut to Cut ان پر کچھ دیر یہ گانا جاری رہتا ہے۔ ان دونوں کے علاوہ کچھ وقفے کے لیے کیرمات Movement بھی دکھائی جاتی ہے۔ تماشائیوں میں ایک جانب سکندر بیٹھا ہوا غصے سے بائیں ہاتھ سے ناخن دانتوں سے کاٹ رہا ہے۔ حسنا صاحب چونکہ ان دونوں باہر کی شوٹنگ مشکل ہے، اس لیے آپ کی سہولت کے تحریر ہے کہ جونہی گیت کا مکھڑا ختم ہوتا ہے، آپ اس گانے کا پہلا انترہ بیک پرو جکشن کی مدد سے آؤٹ ڈور میں لے جائیے۔ امجد اسلام امجد کا گیت ”پیانا نام کا دیا جلا ہے ساری رات“ اسی کو بیک پر پرو جیکٹ کر کے ایک جانب سے افتخار چلتا آ رہا ہے اور دوسری طرف سے عاشی اپنے اپنے خیالوں میں ایک مرتبہ پھر خواب میں باغ بہشت میں اکٹھے ہو گئے ہوں۔ دونوں ہاتھ پھیلائے ایک دوسرے کی جانب بڑھتے ہیں۔ بہت کلوز میں۔ گال سے گال ملا کے گیت کا انترہ کہتے ہیں۔

اس سین سے بزنس Show man کی وہ عجیب حالت دکھائی جاتی ہے جہاں کبھی کبھی دشمنوں کو بھی محبت کے سین فلمانے پڑتے ہیں۔)